Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۳/۷۸ | جمعرات ۱۸ ذوالحجہ ۱۴۱۳ھ، ۱۰ احسان ۱۳۷۲ ہش، ۱۰ جون ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۳۰

خدا تعالیٰ کا شکر کرتے رہنا بہت ضروری ہے

وہ خدا جس کے انعامات انسان کے ساتھ ہر حال میں شامل رہتے ہیں اور وہ بے شمار اور بے اندازہ احسانات ہیں۔ اسی کا شکر کرتے رہنا بہت ضروری ہے۔ شکر اسی کو کہتے ہیں کہ سچے دل سے اقرار کرے کہ واقعی اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ایسی ہیں کہ بے شمار اور بے اندازہ ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"پاکیزگی سے یہ مراد ہے کہ انسان کو جو اس کے جذباتِ نفسانیہ خدا تعالیٰ سے رُوگرداں کر کے اپنی خواہشات میں محو کرنا چاہتے ہیں ان کا مغلوب نہ ہو۔ اور کوشش کرے کہ خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق اس کی رفتار ہو۔ یہاں تک کہ اس کا کوئی قول فعل خدا تعالیٰ کی رضامندی کے بغیر سرزد ہی نہ ہو۔ خدا تعالیٰ قدوس اور پاک ہے۔ وہ اپنی صفات کے مطابق ہی انسان کو بھی چلانا چاہتا ہے۔ وہ رحیم ہے انسان سے بھی رحم چاہتا ہے۔ وہ کریم ہے انسان سے بھی کرم چاہتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی صفات خدا تعالیٰ کے قانونِ قدرت میں ظاہر ہیں۔ جسمانی طور سے ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا مدت ہائے دراز سے چلی آتی ہے۔ ان کو اناج، پانی، لباس، روشنی وغیرہ تمام حوائجِ ضروریہ اور لوازمِ انسانیہ ہمیشہ سے بہم پہنچاتا چلا آیا ہے۔ اور ہمیشہ ہی اس کے رحم اور کرم کی صفات اور اسماءِ حسنہ کے تقاضے ساتھ ساتھ مخلوق کی دستگیری کرتے چلے آئے ہیں۔ پس غرض یہ ہے کہ خدا تعالیٰ انسان کو اپنی صفات کے رنگ میں رنگین کرنا چاہتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص ۶۷۹)

محترم قمر اجنالوی صاحب انتقال فرما گئے

افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مشہور صحافی، شاعر، ادیب اور ناول نگار محترم قمر اجنالوی صاحب ۳۰ مئی ۱۹۹۳ء کو فرینکفرٹ جرمنی میں انتقال کر گئے۔ ان کی عمر ۷۲ برس تھی۔ ان کا جسدِ خاکی ربوہ لایا گیا جہاں ۵ جون کو ان کی نماز جنازہ احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی جس کے بعد قبرستان نمبر۱ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صوفی خدا بخش صاحب زیروی نے دعا کروائی۔

جرمنی میں محترم قمر اجنالوی صاحب کی نماز جنازہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔

قادیان میں آپ نے مکرم شبلی بی کام بعد میں ایم کام اور مکرم سلیمان عرفانی اور نسیم سیفی کے ساتھ مل کر ایک ماہنامہ "المبشر" میں بھی خدمات سرانجام دیں۔

محترم قمر صاحب روزنامہ مغربی پاکستان لاہور کے ایڈیٹر رہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے نوائے وقت، ندائے ملت، اور سول اینڈ ملٹری گزٹ میں بھی کام کیا۔ وہ ۲۰ کے قریب کتب کے مصنف تھے۔ ان کی مشہور ترین کتب میں "قصیدہ بنام خیر الانام" اور "چاہ بابل" تھیں۔ آپ نے متعدد ناول بھی لکھے روزنامہ مغربی پاکستان لاہور کے ساتھ اپنی طویل وابستگی کے دوران اسی اخبار میں کالم بھی لکھتے رہے۔

آپ حضرت میاں دین محمد صاحب رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ کے صاحبزادے اور میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی کے بھتیجے تھے۔ احمدیہ پاکٹ بک

باقی ص۷ پر

اصلاح کا تعلق قولِ سدید سے ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"اگر تم قول سدید اختیار کرو گے ایک دوسرے سے تعلقات کے معاملات میں سچی بات ہی نہیں بلکہ صاف اور سیدھی بات کیا کرو گے تو اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ تم سے وعدہ فرماتا ہے کہ (۔) تمہارے اعمال کی اصلاح ہوگی میرا جماعتی نظام میں بھی وسیع تجربہ یہی ہے کہ جب بھی کسی شخص پر کوئی حرف آئے کوئی الزام آئے یا یونہی کسی کو ملزم قرار دیا جائے تو فریقین بات کرتے وقت عموماً تلبیس کے ساتھ بات پیش کرتے ہیں۔ صاف ستھری، سچی کھری بات کہنے کی بجائے اس کے اُوپر کچھ نہ کچھ ملمع سازی ضرور کر دیتے ہیں۔ اور خصوصاً وہ شخص جس پر الزام عائد ہوتا ہے وہ اصل کمزوری پر پردہ ڈالنے کی خاطر شوبہانے تلاش کرتا ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ اصلاح کا تعلق قول سدید سے ہے۔ پس ایسے معاملات میں اصلاح بہت ہی مشکل ہو جاتی ہے کیونکہ جب کسی کو نصیحت کی جاتی ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں تو خراب ہوں ہی نہیں۔ آپ کو پتہ نہیں کیوں دکھائی دے رہا ہوں۔ میرے دشمن کی آنکھ سے آپ نے دیکھا ہوگا۔ میری نیت کا تو آپ کو پتہ ہی نہیں۔ پاکباز۔ صاف ستھرا انسان ہوں اور اس نے مجھ پر حملہ کیا ہے۔ ناجائز بات کی ہے۔ ہر طرف سے پاک نیتوں کے اعلانات آنے شروع ہو جاتے ہیں اور بعض دفعہ پھر یہ کہنا پڑتا ہے کہ اچھا

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۰۔ احسان ۱۳۷۲ ہش ۱۰۔ جون ۱۹۹۳ء

چشمۂ ہدائت

حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

۱۔ معاشرے کو اچھا بنانے کے لئے ضروری ہے کہ گھر سکینت کا مرکز ہو۔ جہاں اپنا گھر سکینت کا مرکز نہ رہے کسی اور کا گھر بن جائے اور باہر کی دنیا بن جائے۔ گلیاں بن جائیں۔ کلب بن جائیں۔ دوستوں کی مجلسیں بن جائیں وہاں معاشرے کا سارا نظام بگڑ جاتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ گھر ٹوٹنے لگتے ہیں۔ آگے اولاد پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔

۲۔ جب ایک انسان خدا کو چھوڑ کر جھوٹ کا دامن پکڑ لیتا ہے۔ تو عملاً وہ یہ کہہ رہا ہوتا ہے کہ ہمارا رب جھوٹ ہے۔ اور اس جھوٹے خدا کے ذریعہ ہمیں مشکلات سے نجات ملے گی۔ تب اس کا رستہ الگ ۔ اور خدا کا رستہ الگ ۔ پھر اگر مصیبتوں میں پڑتا ہے تو وہ مصیبتیں بھی ابتلا نہیں بلکہ ہلاکت کی مصیبتیں ہیں اگر اسے رزق بھی مل جاتا ہے تو وہ ایک بد اور بد بلانے والا رزق ہے۔ اس کا شیطان سے تعلق ہے۔

۳۔ جھوٹ کی ایک قسم بہانے بنانا ہے۔ اور یہ بھی روزمرہ کی زندگی میں ملتی ہے۔ بسا اوقات انسان کو جو سچ بولنے والا بھی ہو اس کو بھی محسوس نہیں ہوتا کہ میرا پہلا ردّ عمل کیا ہے۔ ایک شخص کسی ایسی حرکت میں پکڑا جاتا ہے۔ جس سے اس کو خجالت ہوتی ہے۔ شرمندگی ہوتی ہے اور اس کا نفس فوری طور پر اس کے سامنے عذر گھڑ کر پیش کر دیتا ہے کہ یہ کہہ دو۔ یہ توجیہہ کر دو۔ ایک غلطی ہو گئی۔ معمولی سی غلطی ہے اس کی کوئی سزا نہیں ملتی لیکن انسان کا نفس اپنی عزت کا اتنا تحفظ کرتا ہے کہ جھوٹے بہانے سے بھی تحفظ حاصل ہو تو وہ ضرور دے گا۔

۴۔ ہمارا خدا بے انتہا رحم کرنے والا ہے۔ بے انتہا بخشش کرنے والا بار بار بخشش کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا خدا ہے۔ وہ خدا ہے جو ناکردہ گناہوں کی حسرتوں کے باوجود سزا نہیں دیتا مگر یہی خدا ہمارا گواہ ہے کہ ناکردہ نیکیوں کی جزا ضرور دیتا ہے۔ اگر ان کی حسرتیں رہ جائیں۔

۵۔ حسب توفیق اپنی عبادت کو وسعت دینا ضروری ہے اور اس وسعت کا آغاز اپنے خاندان سے کریں (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) میں اگر آپ باشعور طور پر باقی چیزوں کو شامل نہیں کر سکے تو اپنی بیوی، اپنے بچوں اور اپنے عزیزوں کو تو شامل کریں۔

گھوڑے کو آدمی کوئی کہتا نہیں مگر
اب آدمی کو گھوڑا کہا جانا عام ہے
گھوڑوں کی طرح آج تو بکتے ہیں آدمی
منڈی میں اس کا ہارس ٹریڈنگ ہی نام ہے

ـــــ ابوالاقبال

حُسنِ چمن جتنا بھی چمکا اس میں ہاتھ ہمارا ہے
ہم نے اس کو خوشبو دی ہے اس کا رنگ نکھارا ہے

آگے پیچھے دائیں بائیں کچھ آوازیں سنتا ہوں
ٹھہرو ٹھہرو ہمسفرو یہ کس نے کسے پکارا ہے

مَیں نے اُس سے دل کی باتیں کہہ کے اسے ناراض کیا
اپنے ہاتھ سے اپنے سَر پر مَیں نے پتھر مارا ہے

ڈرتے ڈرتے ہلکے ہلکے قدموں چل کر آیا ہوں
بیت گئی اندھیاری رات اب مشرق میں اُجیارا ہے

کس کی سوچ میں آسکتا ہوں کون کریگا یاد مجھے
میرے دروازے پر دستک یہ تو وہم سہارا ہے

گلیوں گلیوں گھوم کے کس کو ملتے ہیں دیوانے لوگ
دیوانے لوگوں کا جنگل اور صحرا گہوارہ ہے

بازی جیت کے مَیں سمجھا تھا اس سے بڑھکر ہو گا کیا
ہار کے اب دیکھا ہے مَیں نے ہار مرا شہ پارہ ہے

دل کے خون کا ہر اک قطرہ اندر کچھ اور باہر کچھ
آنکھ کے اندر ٹھنڈک اسکی، بہتا اشک انگارہ ہے

وہ جس کی پُشت پناہی میں ہے اس پر بھی تو غور کرو
وہ چوراہوں کا راجا ہے اس کا راج دلارا ہے

رہ نہیں سکتے لوگ اکٹھے اسکی مثال نسیم ہے یہ
مَیں کچھ سوچوں دل کچھ سوچے یہ کیسا بٹوارہ ہے

نسیم سیفی

"تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائے گا کیونکہ تفرقہ ڈالتا ہے۔"

(حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی - اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

لجنہ کالم

الفضل ۲۸ اگست ۱۹۴۸ء کے مطابق مشاورت ۱۹۴۱ء میں حضرت امام جماعت الثانی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے یہ ہدایت فرمائی کہ آئندہ شوریٰ میں لجنہ اماء اللہ کا ایک نمائندہ بھی ہوا کرے جس کا فرض ہو کہ وہ مجلس میں ہر موقعہ پر لجنات کی رائے بھی پیش کرتا جائے یہ فیصلہ بھی ذیل میں درج ہے۔

عورتوں کا حق رائے دہی

۱۔ مجلس مشاورت ۳۱ مارچ ۱۹۲۸ء

"اصل بات یہ ہے کہ جس طرح مرد کو دماغ اور عقل دی ہے۔ اسی طرح عورت کو بھی دی گئی ہے۔ اور جہاں مرد کو حکم ہے کہ علم سیکھے۔ یہ ساری باتیں ماننے کے بعد کہا کہ عورتوں کی زبان پر تالا لگا دیا جائے یہ غلط بات ہے"

مجلس مشاورت ۲۰ اپریل ۱۹۳۰ء

"عورتوں کی حق نمائندگی کے متعلق یہ عارضی فیصلہ کرتا ہوں کہ جہاں جہاں لجنہ اماء اللہ قائم ہیں وہ اپنی لجنہ رجسٹرڈ کرالیں۔ یعنی میرے دفتر سے اپنی لجنہ کی منظوری حاصل کرلیں۔ پھر ان کو جنہیں میری اجازت سے منظور کیا جائے گا۔ مجلس مشاورت کا ایجنڈا بھیج دیا جایا کرے گا۔ وہ رائے لکھ کر پرائیویٹ سیکرٹری کے پاس بھیج دیں۔ میں جب ان امور کا فیصلہ کرنے لگوں گا تو ان کی آراء کو بھی مدنظر رکھ لیا کروں گا۔ اس طرح عورتوں مردوں کے جمع ہونے کا جھگڑا بھی پیدا نہ ہوگا اور مجھے پتہ بھی لگ جائے گا کہ عورتیں مشورہ دینے میں کہاں تک مفید ثابت ہو سکتی ہیں ان کی رائیں فیصلہ کرتے وقت مجلس میں سنا دی جائیں گی۔ یہ عارضی طور پر ان کے حق میں فیصلہ کرتا ہوں"

مجلس مشاورت ۱۹۴۱ء نقل اقتباس از تقریر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی۔

"ایک ضروری بات میں لجنہ کی نمائندگی سے متعلق کہنا چاہتا ہوں۔ ہر سال لجنہ سے رائے لی جاتی ہے۔ مگر ہر دفعہ اسے ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا جاتا ہے اور کبھی اسے مجلس شوریٰ میں پیش نہیں کیا جاتا۔

میری تجویز یہ ہے کہ آئندہ مجلس شوریٰ میں ایک لجنہ اماء اللہ کا نمائندہ بھی ہوا کرے۔ اور بیرونی جماعتوں کی لجنات سے جو جو تجاویز پرائیویٹ سیکرٹری کو موصول ہوں۔ وہ سب دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لجنہ کے اس نمائندے کو پہنچا دیا کرے۔ اس کا یہ فرض ہوگا کہ وہ ہر موقعہ پر لجنات کی رائے بھی پیش کرتا چلا جائے اور بتائے کہ فلاں لجنہ کی اس کے متعلق یہ رائے ہے اور فلاں کی یہ رائے۔ اسطرح نہ صرف ان کی آراء کا پتہ لگ جائے گا۔ بلکہ ممکن ہے۔ بعض دفعہ کوئی لطیف اور مفید بات بھی معلوم ہو جائے اور اگر اس طریق کا کوئی اور فائدہ نہ بھی ہو تو بھی کم سے کم اسطرح یہ پتہ لگتا رہے گا کہ ہماری جماعت کی مستورات کی ذہنی ترقی کا کیا حال ہے۔ جب ان کی آراء پڑھی جائیں گی تو اس وقت معلوم ہوگا کہ بعض دفعہ ان کی رائے نہایت ہی مضحکہ خیز ہوگی۔ جس سے ہم یہ اندازہ لگا سکیں گے کہ فلاں فلاں معاملہ میں عورتوں کو حالات کا بالکل علم نہیں اور بعض دفعہ ان کی رائے نہت اعلیٰ ہوگی جس سے ہم اندازہ لگا سکیں گے کہ فلاں فلاں معاملہ میں عورتوں کا علم پختہ ہے تو ان کی آراء کے پڑھے جانے پر ہماری جماعت کے دوست ساتھ ساتھ یہ موازنہ بھی کرتے چلے جائیں گے کہ ہماری عورتوں کی دماغی اور ذہنی ترقی کس طرح ہو رہی ہے اور بعض دفعہ یہ بھی ممکن ہے کہ لوگ یہ دیکھ کر کہ عورتوں کی فلاں معاملہ میں جو ان کی ذات سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ رائے ہے وہ ان کا احترام کرتے ہوئے اپنی رائے بدل لیں اور انہی کے حق میں فیصلہ کر دیں۔

تقویٰ کی جان عبادتوں میں ہے،
وہ قوم جو عبادت سے خالی ہو جائے
وہ تقویٰ سے خالی ہو جایا کرتی ہے۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ)

آپ کا خط ملا

محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید لکھتے ہیں:

مکرمی و محترمی سیفی صاحب

آپکا کلام بفضل خدا خواہ طویل ہو یا قطعہ کی صورت میں احمدیوں کے دلوں کی ترجمانی کرتا ہے۔ ۲۶ مئی کے الفضل میں آپ کا قطعہ پڑھ کر "مجھ کو میرے حالات پریشاں نہیں کرتے" قارئین الفضل خصوصاً ہمارے پیارے آقا کی دعاؤں کی تاثیر نظر آئی کہ رفیقہ حیات کی طویل علالت کے باوجود طبیعت پر پریشانی نے غلبہ نہیں پایا۔ ہر احمدی بڑی محبت سے عند الملاقات اہلیہ ام کی صحت کے بارے میں پوچھتا ہے اور دعائیں دیتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ کی طرف سے ہر مکتوب میں اہلیہ ام کے لئے دعا ہوتی ہے تو طبیعت میں اطمینان اور مسرت کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ بیماری کی طوالت کو خاکسار سمجھتا ہے کہ بیماری طویل نہیں ہو رہی بلکہ زندگی طویل ہو رہی ہے گھر کی رونق قائم ہے۔ ایک ڈاکٹر صاحب کا کہنا ہے کہ مریضہ کی زندگی معجزانہ زندگی ہے۔ یہ معجزہ دراصل بزرگوں اور بھائی بہنوں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ ان سطور کے ذریعہ مریضہ کے لئے مزید دعاؤں کی درخواست کے ساتھ ان عزیز و اقارب کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے جو بڑی محبت اور لگن سے بطیب خاطر علاج معالجہ اور تیمارداری میں لگے ہوئے ہیں۔

مکرم بلال خالد صاحب این آربر۔ امریکہ سے لکھتے ہیں:

محترم نسیم سیفی صاحب!

امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے۔ اور الفضل کے کار خیر میں بھرپور مصروف ہونگے۔ امریکہ میں رہنے والوں کیلئے الفضل ایک بیش بہا نعمت سے کم نہیں۔ نہ صرف حضور کے خطبات اور ارشادات سے آگاہی ہوتی ہے بلکہ دیگر مضامین اور خبریں بھی نہایت مفید ہوتی ہیں۔ چھوٹی سی بات کے سلسلہ میں ایک مختصر واقعہ ارسال ہے۔ اگر مناسب سمجھیں تو شائع کر دیں۔

"این آربر اور ایپسلانٹی امریکی ریاست مشیگن کے دو مشہور شہر ہیں۔ یہ دونوں شہر بالکل ساتھ ساتھ ہیں اور ہر ۱۵ منٹ کے بعد این آربر ٹرانسپورٹ اتھارٹی کی بس این آربر سے ایپسلانٹی کے لئے روانہ ہوتی ہے۔ ابھی چند دن کی بات ہے کہ میں اس بس پر سفر کرنے کے لئے سوار ہوا۔ بس کا ڈرائیور ۳۰، ۳۵ سال کا چاق و چوبند نوجوان تھا۔ بس سفر کے لئے تیار تھی اور مسافر بیٹھ چکے تھے۔ اتنے میں ایک ۴۰ سال کا شخص جو کہ شراب کے نشہ میں دھت تھا بس میں چڑھنے کی کوشش کرنے لگا۔ اس سے کھڑا ہونا مشکل ہو رہا تھا۔ اور کبھی کسی چیز کا اور کبھی دوسری کا سہارا لیتا تھا۔ بس ڈرائیور نے اس شخص سے بہت ادب کے ساتھ کہا "مجھ کو افسوس ہے کہ میں آپ کو نشے کی حالت میں اپنی بس میں بیٹھنے کی اجازت نہیں دے سکتا" لیکن وہ شخص ابھی بھی بضد تھا کہ اس نے ضرور سفر کرنا ہے۔ ڈرائیور نے دو تین دفعہ یہی بات انتہائی ادب کے ساتھ دہرائی لیکن کوئی اثر نہیں ہوا۔ آخر تنگ آکر ڈرائیور نے سیکیورٹی والوں کو وائرلیس کے ذریعہ اطلاع کی۔ اس پر وہ شرابی بس سے نیچے اتر گیا۔ ڈرائیور نے سیکیورٹی والوں کو مطلع کیا اور اس شخص کا مکمل حلیہ بھی بتایا اور پھر بس چلا دی۔

بظاہر تو یہ معمولی واقعہ ہے لیکن اس میں قابل غور بات ڈرائیور کا انتہائی شریفانہ طرز عمل ہے۔ اس نے کسی بھی لمحہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش نہیں کی۔ حالانکہ محض ایک دھکہ کے ساتھ وہ اس شرابی کو بس سے اتار سکتا تھا۔

اس تمام عرصہ میں تمام مسافر انتہائی سکون کے ساتھ بیٹھے رہے اور کسی نے کوئی دخل اندازی کی کوشش نہیں کی۔

اس کی نسبت پاکستان میں ہر آدمی ایسے وقت میں قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی بھرپور کوشش کرتا ہے۔ ذرا سی بات پر ڈرائیور، کنڈکٹر اور

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا
اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

ڈان
۱۷ مئی ۱۹۹۳ء

ڈان کے ۱۷ مئی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں ڈاکٹر سید آقا ظافر کراچی سے کہتے ہیں۔ کہ میرے اس خط کے لکھنے کا باعث دو باتیں ہیں ایک تو آپ کا نہایت شاندار اداریہ (۹ مئی) اور دوسرے مسٹر ایم باہنی بلوچ کا قابل قدر خط (۹ مئی) اور یہ دونوں بوسنیا کے لوگوں پر مظالم کی سینہ شق کرنے والی باتوں سے متعلق ہیں۔ بوسنیا کے حالات تیزی سے بدلتے ہیں حتیٰ کہ خبروں سے بھی زیادہ تیزی سے وہ آگے نکل جاتے ہیں۔ لیکن اس سلسلے میں سکون قلب کی کیفیت پیدا نہیں ہوتی۔ الیکٹرانک میڈیا نے ۹ مئی کو یہ خبر دی تھی کہ اقوام متحدہ کی امن قائم رکھنے والی فورسز کے کمانڈر نے بیچ میں پڑ کر ایک معاہدہ کروا دیا ہے۔ جس پر بوسنیا کے مسلمانوں نے ہچکچاتے ہوئے دستخط کئے ہیں۔ اس معاہدے کو جنگ بندی کا معاہدہ کہا گیا ہے۔ اور اس کے مطابق بوسنیا کے مسلمانوں کو تو مکمل طور پر غیر مسلح رکھا گیا ہے اور سرب لوگوں سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنا اسلحہ جس میں ہیوی آرٹلری بھی شامل ہے اپنے پاس رکھ سکتے ہیں اب ہمیں دیکھنا یہ ہے اور ہم نہایت پریشانی سے اس بات کی طرف دیکھیں گے کہ کیا سرب لوگ اس معاہدے کی پوری طرح تعمیل کرتے ہیں یا نہیں سرب لوگوں اور اب کروٹس کی بھی طرف سے غیر انسانی مظالم جاری ہیں اور یہ مظالم ہمسایہ بوسنیا کے مسلمانوں پر کئے جا رہے ہیں اور یہ کیفیت دلوں میں کئی سوال پیدا کرتی ہے۔ ان سوالات کے کوئی معقول جوابات سامنے نہیں آتے۔ اس کیفیت کے ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ عالمی برادری اپنے دوغلے پن کا اظہار کر رہی ہے اور کوئی ایسے اقدام کرنے سے قاصر ہے جن سے حالات سدھر سکیں۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ ان حالات کی وجہ سے دنیا کے نظام نو پر خطرناک سائے منڈلا رہے ہیں اس نظام کو متعصبانہ بدانتظامی کہا جا سکتا ہے یہاں بہت سے سوالات جو پیدا ہوتے ہیں ان میں سے پانچ سوالات ہیں جو نیچے درج کرتا ہوں۔

چونکہ بوسنیا کے مسلمانوں کی طرف سے اپنے ہمسایوں کے ساتھ لڑنے کی کوئی خبر نہیں تھی سرب لوگوں کو اور مقامی سربوں کو کس بات نے اس پر اکسایا کہ وہ جنگی کیفیت پیدا کر دیں۔ اور انتہائی طور پر دہشت گردانہ رویہ اختیار کر لیں۔

جہاں تک سرب لوگوں کے مظالم کا تعلق ہے یہ مذہبی دشمنی کی بنیاد پر کئے جا رہے ہیں۔ یورپ کا وسیع علاقہ خاموشی کے ساتھ اس بات کی اجازت دے رہا ہے۔ اور یورپ کے ساتھ اس معاملے میں امریکہ بھی شامل ہے اگرچہ کہا جا سکتا ہے کہ سرب اور مسلمان دونوں درمیانہ درجے کے مذہبی لوگ ہیں۔

جہاں تک زمین ہتھیانے کا سوال ہے سرب اور کروٹس لوگوں کا عمومی طور پر آپس میں کیا اشتراک ہے اور یہ کیا کردار ادا کر رہے ہیں۔ مجھے امید ہے اور میں دعا کرتا ہوں کہ بعض باضمیر اور انسانی اقدار کے پاسدار سرب ان دونوں برے آدمیوں کو کبھی نہ کبھی سزا دیں گے۔ جہاں تک مغربی مہذب دنیا کا تعلق ہے اس نے ایک وقت میں نازیوں کے مظالم سہے ہوئے ہیں جو جرمن یہودیوں کو ہلاک کرنے کے سلسلے میں کئے گئے تھے۔ جب (اس صدی کے وسط میں) جنگ عظیم دوم ہو رہی تھی۔ کیوں اب خاموش ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے کویت کی حفاظت کے لئے ڈیزرٹ سٹارم کے ذریعے عراق پر نہایت درندگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مظالم کئے۔ اب آہستہ آہستہ قدم اٹھا رہے ہیں اور پورا زور لگا کر سربوں کو انتہائی دردناک مظالم سے نہیں روکتے۔ ان مظالم کے ذریعے نہ صرف شہریوں کو ہلاک کیا جا رہا ہے بلکہ ان کا صفایا کیا جا رہا ہے (ظالم لوگ خدا کے دشمن ہوتے ہیں) مثلاً دنیا کے مسلمان ممالک کیوں خاموش بیٹھے ہیں اور کیوں ایسے جائز اقدام نہیں کرتے جو مؤثر ثابت ہوں۔ یہ اقدام اقوام متحدہ کے ذریعہ بوسنیا کے مسلمانوں کو بچانے کے لئے کئے جانے چاہئیں۔ ان کے مقام اور ان کے ملک کو انتہائی ظلم سے بچانے کی ضرورت ہے آخر کار میں ـــــ

جو یہودی نازیوں کے مظالم سے بچ گئے تھے اور جنہیں نوبل انعام دیا گیا تھا کے یہ الفاظ دوہراؤں گا جو انہوں نے بل کلنٹن سے کہے۔ یہ الفاظ نیوز ویک کی ۳ مئی کی اشاعت میں شائع ہوئے جو اپریل میں کہے گئے تھے اور ہولوکاسٹ میموریل میوزیم واشنگٹن میں یہ الفاظ کہے گئے تھے۔ "میں سابق یوگوسلاویہ میں رہا ہوں۔ جو کچھ میں نے دیکھا ہے اس کی وجہ سے میری نیندیں حرام ہو گئی ہیں ایک یہودی ہونے کے ناطے میں یہ بات کر رہا ہوں کہ ہمیں ضرور کچھ نہ کچھ کرنا چاہئے کہ اس ملک کو ہم خون میں نہانے سے بچائیں" میں مخلصانہ طور پر امید کرتا ہوں کہ یہ الفاظ بہرے کانوں سے نہیں ٹکرائیں گے۔ (ـــــ ۱۰ مئی کے نیوز ویک میں) کہتے ہیں اب آخر کار کلنٹن اس بات پر تیار نظر آتے ہیں کہ اس ملک میں خون کا بہایا جانا بند کیا جائے" البتہ مارک میتھیوز اور کارل ایم ـــــ (ڈان ۱۰ مئی) کہتے ہیں کہ کلنٹن نے اپنی سکیم بوسنیا کے متعلق ایک ہفتہ کے لئے مؤخر کر دی ہے۔

Bosnia: inaction

YOUR excellent editorial "While the world dithers" (May 9) and Mr M.B. Brahmani Baloch's worthy letter (May 9) on the heart-rending subject of Bosnian tribulations motivated me to pen this letter.

Events in Bosnia are moving faster than the news, but seldom they bring a sense of relief. The electronic media on May 9 reported a cease-fire agreement mediated by the Commander of the UN peace-keeping forces, reluctantly agreed to by the Bosnian President as it completely disarms the Bosnian Muslims but allows the Serbs to keep their arms and heavy artillery. We will be watching with great anxiety whether the Serbian side honours the ceasefire agreement in letter and spirit or not.

The continuing inhuman Serbian (and now Croatian) cruelties towards neighbourly Bosnian Muslims raise many questions about this vicious genocide. Lack of reasonably acceptable answers to these questions, combined with international double-talk and absence of timely corrective actions, cast frightening shadows of the looming New World Order (or to call it prejudicial disorder).

Of the many questions that arise I pose only five hereunder:

Since there was no news of any belligerancy by Bosnian Muslims against their neighbours, what provoked Serbia and local Serbs to go on the warpath and extreme terrorist activities?

Is the basis of Serbian aggression pertains to religious hostility, a covert crusade with wide European connivance also involving the USA, although both the Serbs and Muslims are religiously moderates?

What is the share and role of land-grabbing among Serbs and Croats in general and among vicious Serb leaders like Milosevic and Karadzic in particular? (I hope and pray that some humane and conscientious Serbs would suitably punish these two devils soon).

Why is the seemingly civilised Western world, having experienced Nazi brutalities and inhuman genocide of German Jews in mid-century (World War II), and having recently protected Kuwait by inflicting babaric Desert Storm on Iraq, now foot-dragging and not forcibly stopping Serbians from worst inhuman behaviour of 'ethnic cleansing' slaughter of civilians, and many other cruelties (Cruel people are God's enemy).

Why are the Muslim countries of the world lying so low, and not pushing more effective justifiable measures through the UN to protect the Bosnian Muslims, their homes and country from blatant aggression?

I conclude by quoting some heart-felt sincere words of Elie Wiesel, Jewish survivor of Nazi concentration camp and Nobel Laureate, spoken to President Bill Clinton at the Holocaust Memorial Museum, Washington, in late April (*Newsweek* May 3).

"I have been in the former Yugoslavia. I cannot sleep since for what I have seen. As a Jew I am saying that we must do something to stop the bloodshed in that country!". I sincerely hope that these words have not fallen on deaf ears!

Mark Whitaker (*Newsweek* May 10) says: "Now, finally, Clinton appears ready to do something to stop the bloodshed in that country." However, Mark Matthews and Carl M. Cannon (*Dawn* May 10) report that "Clinton has put off the Bosnia plan for a week!"

DR SYED AQA ZAFIR
Karachi

DAWN MONDAY, MAY 17, 1993

دی نیوز انٹرنیشنل
۲۴ مئی ۱۹۹۳ء

ڈاکٹر ایم انور خان نیوز انٹرنیشنل کے ۲۴ مئی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں کہتے ہیں:۔

پاکستان میں آبادی کے اضافے کے ساتھ ساتھ اندھا پن بھی بڑھ رہا ہے ۵ء۲ ملین لوگ اس وقت کسی نہ کسی بیماری کی وجہ سے نابینا ہیں۔ زیادہ تر جن بیماریوں کی وجہ سے اندھا پن پیدا ہوتا ہے وہ ہیں کیٹاریکٹ، کارنیل اور بیسٹی زخم لگنا۔ ٹراکوما، ذیابیطس، گلوکوما، اور خوراک میں غذائیت کی کمی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Renaming NWFP

From Akhtar Munir

The controversy about renaming the province of NWFP is as old as Pakistan itself. It is an admitted fact that the present name of the province was given to the area lying east of the Durand Line up to the right bank of the River Indus including the district of Hazara by the British government then ruling the Indian sub-continent.

This was done by the colonial power on subjective political-cum-administrative considerations. After the creation of Pakistan the geopolitical situation has completely changed. Now Pakistan is a federation consisting of four provinces. They are just like four brothers out of whom only one has no name.

To give a suitable name to this province cannot by any stretch of imagination disturb the existing brotherhood of Pakistan. The people living in this part of the country are by no means less patriotic and loyal citizens than the people of any other province of Pakistan.

Heavens are not going to fall if the present nomenclature of the province is changed. The names of so many places have since been altered and nothing has happened. The previous name of district Sahiwal was Montgomery; Faisalabad was Lyallpur; and Attock was Campbellpur.

Now it is high time that this province finds for itself a suitable and befitting name but the question that needs resolution is what should be the name? A formal resolution in this behalf has recently been moved in the provincial assembly which is reported to have referred it to a committee commissioned to find a suitable name for the province which will be formally approved through a referendum. So far two names "Pukhtoonistan" and "Pukhtoonkhwa" have been suggested. Any one of these names is not inappropriate. But certain quarters are unnecessarily allergic and sceptical of the bona fides of the people of this province.

However to obviate the suspicions and distrust, though unfounded, of some people, it is suggested that this province should be named "Khyber" province. "Khyber" is an internationally known name and none can deny how great a bearing it has had and will continue to have on the history of not only the Indo-Pakistan sub-continent but also the whole of Asia and Europe.

Peshawar

The News International, Wednesday, March 31, 1993

اس تراشے کا ترجمہ ۱۴ - اپریل ۱۹۹۳ء کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے ۔

جیسے [illegible] وٹامن اے ۔

اسی صدی کے اخیر تک کہا جا سکتا ہے کہ اندھے پن میں تین ملین یعنی تیس لاکھ لوگ مبتلا ہوں گے ۔ اگر پوری طرح احتیاط کی تدابیر نہ کی گئیں اور علاج معالجہ نہ کیا گیا تو اندھا پن ہمارے معاشرے کے لئے ایک بہت بڑا مسئلہ بن سکتا ہے اور اسی لئے اس بات کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ اندھے پن کے خلاف کامیابی حاصل کرنے کے لئے ہمیں کچھ نہ کچھ اقدامات سوچنے چاہئیں ۔

بڑی بڑی بیماریاں جن سے اندھا پن پیدا ہوتا ہے ان کا علاج کیا جانا چاہیئے کیٹا رکٹ اور گلوکوما کے اپریشن کے انتظامات کرنے چاہئیں ۔ جن آنکھوں کو زخم لگ چکا ہو ان کی مرمت کی جانی چاہیئے اور انفیکشن کی بیماریاں جو آنکھ کو لگتی ہیں ۔ مثال کے طور پر السر ان سے بچاؤ کے انتظامات کئے جانے چاہئیں ٹراکوما کا علاج ہونا چاہیئے ۔ ایسی آنکھیں جو سکول جانے سے پہلے کی عمر تک کے بچوں میں پوری طرح کام نہ کرتی ہوں ان کا بھی بروقت علاج ہونا چاہیئے اور بیماریوں کے لئے احتیاطی تدابیر اختیار کرنے سے کہا جا سکتا ہے کہ ہمارے معاشرے میں اندھے پن کی شرح کو بہت حد تک کم کیا جا سکتا معاشرے کو اس بات کی طرف توجہ دلائی جانی چاہیئے کہ آنکھوں کی بیماریوں کے بروقت علاج کروائے جائیں اور بعض بیماریوں کے لئے احتیاطیں برتی جائیں تاکہ ان کا اثر آنکھوں پر نہ پڑے ۔

تمام نابینا لوگوں کا ۸۰ فی صد ایسا ہے جن کے اندھے پن کو روکا جا سکتا تھا یا جس کا علاج کیا جا سکتا تھا ۔ اور یہ اسی طرح ممکن ہے کہ معاشرے کو اس معاملے میں پوری طرح آگاہی دی جائے ۔ انہیں بتایا جائے کہ آنکھوں کو کس طرح صاف رکھا جا سکتا ہے اور مختلف بیماریوں سے کس طرح بچا جا سکتا ہے ۔ انفرادی طور پر لوگوں کو یہ بات خوب سمجھ لینی چاہیئے کہ آنکھوں کے کن مسائل کا کس طرح مقابلہ کیا جا سکتا ہے ۔

یہ ساری باتیں پریس کے ذریعے لوگوں تک پہنچائی جا سکتی ہیں اور انہیں بتایا جا سکتا ہے کہ مریض اور ڈاکٹر کے آپس کے رابطے اس بیماری سے بچنے کا سبب ہو سکتے ہیں ۔

۷ ملین لوگ ہمارے ملک میں اس لئے اندھے ہیں کہ ان کی آنکھوں میں کیٹریکٹ ہے ۔ بد قسمتی سے بوڑھی آنکھ کا آغاز ہم سال کی عمر سے ہو جاتا ہے جبکہ ترقی یافتہ ممالک میں یہ بات ۶۰-۷۰ سال کی عمر میں شروع ہوتی ہے ۔ کیٹریکٹ کی بعض صورتیں مثلاً کنجنیٹل کیٹریکٹ، ٹراؤمیٹک کیٹریکٹ اور انفیکشن کے ذریعے پیدا ہونے والا کیٹریکٹ اور میٹا بالک کیٹریکٹ ایسی چیزیں ہیں جن کا سرجری کے ذریعے علاج کیا جا سکتا ہے ۔ جہاں تک "بوڑھی" آنکھ کے کیٹریکٹ کا تعلق ہے اگرچہ اسے روکا تو نہیں جا سکتا لیکن اس صورت کے پیدا ہونے کو مؤخر ضرور کیا جا سکتا ہے ۔ اور ایسا کرنے کے لئے ایک تھوڑی سی احتیاط کی ضرورت ہے ۔ اس احتیاط کا تعلق مادی اقتصادی حالات سے ہے اور اس بات سے کہ آنکھوں کو بلا واسطہ سورج کی روشنی کے سامنے نہ کیا جائے اور آنکھوں میں گرد و غبار بھی نہ پڑنے دیا جائے ۔ "بوڑھی" آنکھ یعنی جس کا عمر سے تعلق ہے کا ۱۴ فیصد کیٹریکٹ ۴۰ سال کی عمر میں شروع ہوتا ہے ۔ اگر احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں تو اسے دس بیس سال تک مؤخر کیا جا سکتا ہے ۔ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ چالیس سال سے اوپر کی تمام آبادی کا ایک فی صد گلوکوما میں مبتلا ہوتا ہے جسے ایک تھوڑی سی احتیاط اور علاج کے ساتھ درست کیا جا سکتا ہے ۔ اس میں دوائیں بھی استعمال کر سکتے ہیں اور سرجری بھی کام آ سکتی ہے

اندھے پن کی ایک وجہ آنکھ پر زخم آنا بھی ہے ۔ یہ بات صنعتوں میں بھی ہو سکتی ہے کھیلنے میں بھی ۔ زراعت میں بھی ۔ گھر کے کام کاج میں بھی ۔ سکول میں بھی کسی کے حملے یا حادثے میں بھی ایسا ہو سکتا ہے ۔ زخم کی وجہ سے جو اندھا پن ہوتا ہے اس کی شرح کو خاصا کم کیا جا سکتا ہے اور ایسا کرنے کے لئے حفاظتی تدابیر کا اختیار کرنا ضروری ہے اور جس کی آنکھ پر زخم آئے اسے فوری طور پر ڈاکٹر سے رابطہ کرنا چاہیئے ۔ اور دواؤں سے یا سرجری سے علاج کروا لینا چاہیئے ۔

یہ خط اسلام آباد سے لکھا گیا

Blindness

From Dr. M.Anwar Khan

The prevalence of blindness is increasing year by year with increasing population. 2.45 million people are blind in our country because of some disease or the other. The main causes of blindness are cataract, corneal opacities, injury, trachoma; diabetes, glaucoma and nutritional deficiencies like vitamin A.

It can be presumed that by the end of this century blindness may increase to 3 million people, if proper preventive and curative measures are not adopted. Thus blindness is going to be an huge problem of our society and hence some thought will have to be given to achieve victory against blindness.

Proper management for treatment of major diseases, projects for operation of cataract and glaucoma, repairs of injured eyes, treatment of injections diseases of eye like ulcers, management of defective vision, treatment of trachoma, treatment of lazy eye in pre-school going children and prevention of diseases may reduce greater percentage of blindness in our society.

Educating the community for timely treatment of eye ailments and prevention of various diseases can help to solve major problems of eye diseases.

About 80% of total blindness in our society is either preventable or treatable. This can be attained by educating the community is respect of hygiene of the eye and methods of preventing various diseases. Individuals should broadly understand how to react in various eye problems. Motivation of society through press media will create a little doctor-patient relationship to jointly fight blindness.

Seventy million people in our country are blind only due to cataract of old eye. Unfortunately, old eye in our country starts at the age of 40 years as compared to 60-70 years in developed countries. Other forms of cataract like congenital cataract, traumatic cataract, infections cataract and metabolic cataract can be treated surgically.

Old eye cataract though it cannot be prevented but its formation can be delayed if a little care is taken in improving socio-economic conditions and avoiding direct sunlight and dust. About 14% the total old eye (senile) cataract starts at the age of 40 years. Its formation can be for about 10-20 years by preventive delayed measures.

Statistics show that about 1% of the total population above the age of 40 years suffers from glaucoma which can be controlled by a little care and treatment, medically and surgically.

Eye injury is another alarming cause of blindness. It can be caused in industry, sports, agriculture, household jobs, at schools, assaults and accidents. A great percentage of blindness due to injury can be curtailed if safety measures are adopted and proper access to medical and surgical treatment is available.

Islamabad

The News International, Monday, May 24, 1!

اسیرانِ راہ مولیٰ کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست

احباب کرام سے درخواست ہے کہ اسیرانِ راہ مولیٰ کی جلد اور باعزت رہائی کے لئے خصوصی دعائیں جاری رکھیں ۔ ساہیوال کیس کے اسیران کی اسیری کو نو سال ہو رہے ہیں ان میں مربی سلسلہ مکرم محمد الیاس منیر صاحب بھی شامل ہیں ۔ ان کے بیٹے عزیز خالد الیاس کی صحت یابی اور ذہنی اور جسمانی ترقیات کے لئے بھی دعاؤں کی درخواست ہے ۔

خیرات کر اب ان کی رہائی مرے آقا
کشکول میں بھر دے جو مرے دل میں بھرا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طب و صحت ـــــــــ صالحہ حمید

تندرست رہیئے

صحت و تندرستی کے لئے دودھ جو کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور کیلشیم کا بہترین ذریعہ ہے۔ کیلشیم جس کی انسانی جسم کو ہر عمر میں ضرورت ہوتی ہے۔ اگر انسانی جسم میں کیلشیم کی کمی واقع ہو جائے تو زیادہ سے زیادہ دودھ پئیں۔ کیلشیم جسم کی تیزابیت بڑھنے نہیں دیتا۔ تمام جسم میں مرمت کا کام دیتا ہے۔

سائنسی تحقیق نے ثابت کر دیا ہے کہ دودھ اور دہی انسانی عمر کو لمبا کرتے ہیں

چائے ہماری خوراک کا ایک لازمی جزو بن چکی ہے جو انسانی جسم میں کیلشیم کو جذب نہیں ہونے دیتی جس کی وجہ سے جسم میں تیزابیت کا دور دورہ ہوتا ہے اور بلڈ پریشر ہو جاتا ہے۔

چائے پیاس کو کم کرتی ہے اور پیاس انسان کو اس وقت لگتی ہے جب جسم میں پانی کی کمی واقع ہو جاتی ہے۔ چائے کے پینے سے ایک تو اس کے پیشاب آور ہونے سے پیشاب آتا ہے اور دوسری طرف پیاس کو کم کر کے جسم کی قدرتی پانی کی ضروریات کی راہ میں رکاوٹ بن جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے انسانی جسم کے تمام محلول کثیف ہو جاتے ہیں اور گردہ کو اس کے فلٹر کرنے میں مشکل پیش آتی ہے جس کی وجہ سے گردہ میں پتھری کا رجحان بڑھتا ہے۔ چائے سے تیزابیت بڑھتی ہے اور معدہ میں السر کا رجحان پیدا ہوتا ہے چائے جگر کے فعل کو متاثر کرتی ہے چائے اور کافی کے زیادہ استعمال سے انسان بلڈ پریشر کا بھی مریض بن جاتا ہے۔

چائے قبض کرتی ہے اور قبض تمام بیماریوں کی جڑ ہے۔

اگر آپ کو قبض محسوس ہو تو اسبغول کا چھلکا نیم گرم دودھ میں حل کر کے پی لیں کچی سبزیاں سلاد کا استعمال زیادہ کریں سیب۔ امرود۔ خربوزہ۔ تربوز وغیرہ کھانے سے بھی قبض ٹوٹ جاتی ہے۔ قبض کا علاج کسی دوا سے مت کریں۔ صحت اور تندرستی کے لئے ایک حصہ بھوک رکھ کر کھاؤ۔

نپولین نے کہا تھا لوگ کم کھانے سے نہیں زیادہ کھانے سے مرتے ہیں۔ اگر آپ تندرست و توانا رہنا چاہتے ہیں تو اپنا تمام کام کاج نہایت چاق و چوبند رہ کر کریں کام کاج کرنے۔ سیر کرنے یا بھاگ دوڑ سے یا کوئی کھیل کھیلنے سے دبلے ہونے کی کوشش میں بہت مدد ملتی ہے۔ کیونکہ اس طرح آپ کی طاقت کا استعمال صحتمندانہ طریقہ پر ہوتا ہے۔ بوریت کی وجہ سے یا بیکار بیٹھے رہنے کے باعث بے وقت کھانے کا رجحان بڑھتا ہے۔ کام کاج یا کسی اور مصروفیت کے باعث اس کا امکان بھی کم ہو جاتا ہے۔

کھانا آہستہ آہستہ اور چبا کر کھائیں اس طرح چبا چبا کر کھانے سے آپ تھوڑا کھانا کھا کر ہی سیر ہو جائیں گے۔ تسلی سے کھائیں جلدی مت کریں۔

پانی اور دوسری مشروبات بھی تیزی اور جلدی سے مت پیئیں۔ آہستہ آہستہ گھونٹ گھونٹ کر کے پیئیں تو پھر خواہ دودھ کا گلاس ہو یا کوئی اور مشروب تو اس طرح پینے سے زیادہ لگے گا اور آپ کی تسکین تھوڑے سے ہی ہو جائے گی۔

غذا شدید بھوک کے بغیر نہ کھائیں ایک غذا کھانے کے چھ سات گھنٹہ تک دوسری غذا نہ کھائیں اور جو پھل بھی کھانا ہو۔ بہتر ہو گا کہ آپ غذا کے بعد کھائیں جب خوب کھل کر بھوک لگے گی تب مزہ بھی بہت آئے گا۔

کھانا کھاتے وقت جونہی آپ کو احساس ہو کہ مزید بھوک نہیں رہی تو اسی وقت کھانے سے ہاتھ کھینچ لیں۔ اپنی پوری پلیٹ صاف کرنے کی خاطر مت کھائیں۔ اگر آپ کھانا کھاتے وقت اپنی پلیٹ میں کم کھانا ڈالیں گے تو آپ کو اپنی بھوک کی تسکین کے لئے زیادہ کھانے کی ترغیب نہ ہو گی اور آپ کم کھانا کھائیں گے۔ اس کے برعکس تجربہ سے یہ بات بھی صحیح ثابت ہوئی ہے کہ اگر آپ اپنی ضروریات سے زیادہ کھانے کی چیزیں پلیٹ میں ڈال لیں گے تو جیسا کہ اکثر شادی کی دعوتوں میں لوگ کرتے ہیں تو بلا ضرورت ہی وہ سب آپ کھا جائیں گے۔ یہ چیز آپ کی کلوریز میں اضافے کا باعث ہو گی۔ جس کی آپ کو قطعاً ضرورت نہ تھی نہ پلیٹ میں فالتو چیز ڈالتے نہ اسے کھانے پر مجبور ہوتے۔

یہ ایک عملی طور پر ثابت شدہ اصول ہے کہ پلیٹ میں کم کھانا ڈالیں تو آپ کم ہی کھائیں گے۔

بھوک امراض کی دشمن ہے۔ بھوک انسانی طبعی عمر میں اضافہ کا باعث ہے بھوک تمام دواؤں سے بہتر دوا ہے۔ پرخوری اور ہر وقت کی شکم سیری انسان کی عمر کو کم کرتی ہے۔ زیادہ کھانے سے ویسے بھی موٹاپا ہو جاتا ہے اور موٹاپا حسن و صحت کا دشمن ہے اس کے علاوہ بہت سی امراض کی بنیاد بھی ہے جس میں شوگر۔ جوڑوں کا درد۔ بلڈ پریشر ہے۔

کچی سبزیاں کھایا کریں اور تھوڑی چپاتی کھا کر ہی بھوک مٹا لیا کریں۔

گھر کا کام خود کریں۔ ہلکی پھلکی ورزش کریں۔ لہسن و پیاز کا استعمال زیادہ کریں۔ کہاوت ہے کہ۔

جس دسترخوان پر لہسن پیاز ہو گا وہاں بیماری نام کی کوئی چیز نہ ہو گی۔

بچوں کے لئے

ربوہ سے عزیزہ شگفتہ ناہید صاحبہ نے سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بعض ارشادات بھجوائے ہیں۔ بچے ان کو یاد کر لیں اور اپنی کاپیوں میں لکھ کر رکھیں۔ (ادارہ)

○ بدظنی ایک سخت بلا ہے جو ایمان کو ایسی جلدی جلا دیتی ہے جیسا کہ آتشِ سوزاں خس و خاشاک کو۔

○ سب سے بڑھ کر معصوم کی یہی نشانی ہے کہ وہ سب سے زیادہ استغفار میں مشغول رہے۔

○ پس نجات حقیقی کا سرچشمہ محبت ذاتی خدائے عزّوجل کی ہے جو عجز و نیاز اور دائمی استغفار کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔

○ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔

○ حقیقی پاکی ... کے حصول کے لئے صرف تین باتیں ضروری ہیں۔ ایک تدبیر و مجاہدہ کہ جہاں تک ممکن ہو گندی زندگی سے باہر آنے کی کوشش کرے اور دوسری دعا کہ ہر وقت جناب الٰہی میں نالاں رہے تا وہ گندی زندگی سے اپنے ہاتھ سے اس کو باہر نکالے ... تیسرا طریق صحبتِ کاملین اور صالحین ہے کیونکہ ایک چراغ کے ذریعہ سے دوسرا چراغ روشن ہو سکتا ہے۔

○ تم خدا سے صلح کر لو۔ وہ نہایت درجہ کریم ہے ایک دم کے گداز کرنے والی توبہ سے ستر برس کے گناہ بخش سکتا ہے۔

(مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اقتباسات بھجوانے والے بچے کتاب کے نام کے ساتھ اس کا صفحہ نمبر بھی درج کریں تا کہ چیک کرنے میں آسانی ہو)۔

(ادارہ)

بقیہ: صد ۳

مسافروں کے درمیان ہاتھا پائی اور گالی گلوچ پر نوبت آ جاتی ہے۔

قانون کی پابندی ہر آدمی پر فرض ہے اور بحیثیت جماعت احمدیہ کے ایک فرد ہونے کے ہم پر فرض ہے کہ قانون کو کبھی بھی اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو فوراً اطلاع کرنی چاہیئے۔

وقف اولاد کے والدین کے لئے ضروری اعلان

احباب جماعت میں سے ایسے والدین جن کے بچے خدمت دین کے لئے "وقف اولاد" کے تحت وقف ہیں اور ان بچوں نے اس سال میٹرک کا امتحان دینا ہے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں تا کہ ان کے وقف اور آئندہ کے پروگرام کے بارہ میں ان بچوں سے براہ راست بھی خط و کتابت کی جا سکے اس بارہ میں وکالت دیوان کی سابقہ چٹھی کے نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں۔ نیز اطلاع دیں کہ میٹرک کرنے کے بعد کیا ارادہ ہے۔

۲۔ بچے قرآن کریم ناظرہ صحیح طور پر پڑھنا سیکھیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ میٹرک کا نتیجہ نکلنے پر اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم عبدالحمید خان صاحب مربی سلسلہ کی اہلیہ صاحبہ کے پتہ کا اپریشن ۶ر جون ۹۳ء کو فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے جو بفضل تعالیٰ کامیاب رہا ہے
○ مکرم محمود احمد صاحب سعید فاضل (واقف زندگی) پر ۲۹ مئی ۹۳ء کو دل کا شدید حملہ ہوا تھا۔ فضل عمر ہسپتال میں آٹھ روز انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں داخل رہے ہے۔ اب گھر آ چکے ہیں۔ مگر تا حال کمزوری بہت ہے۔
احباب ان سب کی کامل شفایابی اور درازئ عمر کیلئے درخواست دی ہے۔

○ مکرم سید عبدالغفور شاہ صاحب از شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ اپنے بیٹے مکرم سید منصور نوید صاحب مقیم ناروے اور ان کے اہل و عیال نیز اپنے پوتے سید عزیز احمد ابن سید عبدالشکور صاحب آرکیٹیکٹ لاہور کی صحت و سلامتی اور خیر و برکت کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم شفقت محمود طاہر صاحب آف راولپنڈی ابن مکرم مرزا نور احمد صاحب دار الیمن وسطی ربوہ ۶۔ جون ۱۹۹۳ء کو دل کا دورہ پڑنے سے راولپنڈی میں انتقال کر گئے۔ انکی عمر ۱۳۱ برس تھی۔ میت ربوہ لائی گئی جہاں مورخہ ۷۔ جون کو محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے عصر کی نماز کے بعد بیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد و صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے دعا کرائی۔
مکرم شفقت محمود طاہر صاحب بی اے ایف چکلالہ میں راڈار انجینئر تھے۔ متعدد جماعتی عہدوں زعیم خدام حلقہ چکلالہ، جنرل سیکرٹری جماعت چکلالہ نائب ناظم اطفال ضلع راولپنڈی اور سیکرٹری اصلاح وارشاد تھے۔ بے حد مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ ان کی بلندئ درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم منصور احمد صاحب ترکہ مکرم راجہ احمد خان صاحب)

○ مکرم منصور احمد صاحب ولد مکرم راجہ احمد خاں صاحب ۲/۲ دار البرکات ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم راجہ احمد خانصاحب ولد مکرم راجہ خاں صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ ۲/۲ رقبہ ۱ مرلہ واقع دار البرکات انکے نام ہے۔ یہ قطعہ ہم سب ورثاء کے نام مشترکہ طور پر منتقل کر دیا جائے:
ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔	مکرمہ رشیدہ بی بی صاحبہ	بیوہ
۲۔	مکرم راجہ منصور احمد صاحب	بیٹا
۳۔	〃 〃 مقصود احمد صاحب	〃
۴۔	〃 〃 عطاء الودود صاحب	〃
۵۔	〃 〃 عطاء القدوس صاحب	〃
۶۔	مکرمہ شازیہ خان صاحبہ	بیٹی
۷۔	〃 نازیہ خاں صاحبہ	〃

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اگر کوئی اعتراض ہو تو عرصہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔
(ناظم دار القضاء ربوہ)

گمشدہ سائیکل

○ بیت اقصیٰ سے جمعہ کے روز ایک عدد سائیکل گم ہو گئی ہے۔ جس دوست کو ملی ہو براہ کرم صدر صاحب عمومی ربوہ کے دفتر پہنچا دیں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

بقیہ: ص۱ کالم ۳

جاؤ۔ پھر دونوں لڑتے پھرو اور تمہارا معاملہ خدا کے سپرد ہے۔ وہ نیتوں کو جانتا ہے۔ میں نہیں جانتا۔
قرآن کریم نے کتنی پاکیزہ صاف ستھری نصیحت فرمائی ہے کہ قول سدید اختیار کرو۔ اس کے بغیر تمہاری اصلاح نہیں ہو سکتی۔ اگر قول سدید سے چمٹو گے تو خدا کا وعدہ ہے کہ وہ تمہاری اصلاح کرے گا۔ بہت ہی پاک نکتہ ہے حقیقت میں اصلاح کرنا بندے کا اختیار ہی نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی آتی ہے۔ اسی کی طرف سے طاقت نصیب ہوتی ہے۔ پس جو لوگ اصلاح چاہتے ہیں ان کو چاہئے کہ اپنی بات کو صرف سچی ہی نہ رکھیں بلکہ صاف اور پاک۔ ستھری۔ نکھری ہوئی بات کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (۔) تمہارے اعمال کی اصلاح کا وعدہ کرتا ہوں۔ اللہ ضرور ایسا کرے گا اور اگر تمہیں خوف ہے کہ پہلے گناہ کہاں گئے۔ پہلی غلطیاں کہاں گئیں تو فرمایا کہ (۔) تمہارے پہلے گناہوں کی بخشش کا وعدہ بھی ساتھ ہی شامل ہے۔ اور کیا چاہئے۔ اصلاح بھی ہو گئی۔ پہلی سب غلطیاں بھی معاف ہو گئیں لیکن اللہ تعالیٰ کا حسن و احسان جاری و ساری ہے۔ فرمایا۔ صرف اصلاح کی بات نہیں۔ صرف پرانے گناہوں کی بخشش کی بات نہیں۔ ہم تمہیں ایک اور راستہ بھی دکھاتے ہیں کہ اگر میری اور محمد رسول اللہ کی اطاعت کرو گے تو خدا تمہیں فلاح عطا کرے گا۔
(از خطبہ فرمودہ ۱۶ر اپریل ۹۳ء)

بقیہ: ص۱

مصنف محترم ملک خادم حسین صاحب گجراتی میں شیعہ مذہب کے بارے میں حصہ آپ کا لکھا ہوا تھا۔ محترم ملک صاحب کے ساتھ آپ نے کئی مناظروں میں حصہ لیا۔
محترم قمر صاحب ۵۵ سال تک زبان و ادب کی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ جرمنی میں ان کا قیام ایک کتاب کی تیاری کے سلسلہ میں تھا جس کا موضوع روس کی ٹوٹ پھوٹ کے بعد یورپ کی سیاسی صورتحال تھا۔ یہ کتاب آپ نے اپنے قیام کے دوران لکھ بھی لی تھی۔ آپ کے قصیدہ بنام خیر الانام نے بے حد شہرت حاصل کی اور ناقدین نے مولانا الطاف حسین حالی کی مسدس اور علامہ اقبال کے شکوہ کے بعد اس قصیدہ کا مرتبہ قائم کیا ہے۔ آپ بے حد وسیع المطالعہ اور بے تکان لکھنے والے شخص تھے۔ آپ کا ضخیم ناول چاہ بابل اردو ادب کے شاہکاروں میں گنا جاتا ہے۔
اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔

○

جب بھی نیندوں نے خودکشی کر لی
ہم نے راتوں سے دوستی کر لی

ہجر کی بے پناہ راتوں میں
ہم نے یادوں سے روشنی کر لی

زندہ رہنا تھا اس زمانے میں
گفتگو اس لئے کھری کر لی

جس کو دنیا نے پائمال کہا
ہم نے وہ کشت بھی ہری کر لی

پھول کی جستجو میں یوں بھی ہوا
ہم نے کانٹوں سے دوستی کر لی

ہم نے آنکھوں سے چاند برسا کے
اپنی راتوں میں چاندنی کر لی

کس نئی کربلا سے گذریں گے
اب محبت اگر کبھی کر لی

اپنے لفظوں کے آبگینوں میں
میں نے محفوظ ہر گھڑی کر لی

آصف محمود باسط

ہر ایک انسان کو چاہئے کہ جب وہ کوئی کام کرے تو اس کو شروع کرنے سے پہلے اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور اس سے دو سوال کرے۔ (۱) اس کام کے کرنے کی غرض کیا ہے۔ (۲) کس کی خاطر یہ کام کرنے لگا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۹ رجون۔ شدید گرمی اور لو کی وجہ سے شہری سخت مشکل میں ہیں۔ گرمی کی شدت بڑھتی جا رہی ہے۔

○ پنجاب کے گورنر نے لاہور ہائیکورٹ کے سامنے اپنا تحریری بیان پیش کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ ان کو پنجاب اسمبلی توڑنے کی سفارش دن کے گیارہ بجکر ۳۵ منٹ پر وصول ہوئی تھی۔ گورنر نے اپنے بیان میں کہا کہ نگران کابینہ کی تشکیل میرا آئینی حق اور ہائیکورٹ کے دائرۂ اختیار سے باہر ہے انہوں نے کہا کہ میں تمام بے بنیاد الزامات کی مکمل طور پر تردید کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں آئینی طور پر وزیر اعلیٰ کے مشورے کا پابند ہوں۔ اس لئے مشورہ فوری طور پر تسلیم کیا۔ اور مشورہ کی رسید کا وقت ریکارڈ کیا۔

○ لاہور ہائیکورٹ کے چیف جسٹس نے پنجاب اسمبلی توڑے جانے کے خلاف رٹ کی سماعت کے دوران کہا کہ سیکرٹری اسمبلی کو برآمد نہ کرنا حکومت کی نااہلی ہے۔ حکومت کے وکیل کی طرف سے کہا گیا کہ حکومت چوہدری حبیب اللہ سیکرٹری پنجاب اسمبلی کو برآمد نہیں کر سکی۔ عدالت سے درخواست ہے کہ از خود اپنے اختیارات کے تحت کارروائی کرے۔ عدالت نے کہا کہ جب مقدمہ درج ہو جائے تو ہائیکورٹ از خود اختیارات کے تحت کارروائی نہیں کرتی۔

○ گورنر پنجاب نے ہائیکورٹ میں پیش نہ ہونے اور نگران کابینہ کی تشکیل کا حتمی فیصلہ کر لیا ہے۔ یہ فیصلہ وکلاء کے اس مشورہ کے بعد کیا گیا ہے کہ عبوری دادرسی کے حکم کا اطلاق گورنر پر نہیں ہوتا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے حکومت سے مذاکرات کے لئے چوہدری شجاعت حسین اور اعجاز الحق کی برطرفی اور دولٹو حکومت کے خلاف کارروائیاں بند کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ محترمہ نے تحریک عدم اعتماد کا نوٹس واپس لینے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔

○ وفاقی وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ اعجاز الحق اور میں قومی مفاد میں وزارتیں چھوڑنے کو تیار ہیں انہوں نے کہا کہ بے نظیر نے حکومت سے مذاکرات شروع کرنے کے لئے بڑی معمولی شرط لگائی ہے۔

○ صوبہ سرحد کے سابق نگران وفاقی وزیر ارباب جہانگیر نے اپنا تازہ استعفیٰ لکھ کر اخبار نویسوں کی موجودگی میں سپیکر قومی اسمبلی کو بھجوایا ان کا تعلق اے این پی سے ہے مگر نگران حکومت میں شمولیت کی وجہ سے اے این پی نے انہیں اپنی پارٹی سے نکال دیا تھا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ تمام سیاسی جماعتوں سے مذاکرات کے لئے دس سرکاری کمیٹیوں کی تشکیل کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ اس سے کام کی رفتار تیز ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ سویلین نظام تباہی کے کنارے ہے اگر اسے نہ بچایا گیا تو کچھ بھی ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ سندھ اور بلوچستان کی اسمبلیاں ٹوٹنے کے پورے امکانات موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سندھ اسمبلی کو ضرور ٹوٹنا چاہیئے کیونکہ مظفر شاہ ایک سال سے فوج کے سہارے حکومت کر رہے ہیں۔

○ پورے ملک میں شدید گرمی کی لہر کی وجہ سے لوگ بے حال ہیں۔

○ آذربائیجان کے دوسرے بڑے شہر پر باغیوں نے قبضہ کر لیا۔ جنگ میں ۲۶۰ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ مصر کی سیکیورٹی فورسز نے عسکریت پسندوں کا زیر زمین گروہ پکڑ لیا ہے ۹۵ افراد پر مشتمل اس دستے کا تعلق زیر زمین تنظیم الجہاد سے ہے۔

○ جرمن نسل پرستوں نے ایک لبنانی خاندان پر پیٹرول بموں سے حملہ کر دیا دو کاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں۔

○ بنگلہ دیش کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ صومالیہ میں پاکستانی فوجیوں نے عظیم قربانی پیش کی۔

○ صومالیہ میں شہید ہونے والے پاکستانی فوجیوں کی میتیں ایئر فورس کے ایک خصوصی طیارے کے ذریعے راولپنڈی پہنچ گئیں۔ یہاں پورے فوجی اعزاز کے ساتھ ان میتوں کو وصول کیا گیا۔

○ صومالیہ میں شدید زخمی ہونے والے پاکستانی فوجی راولپنڈی پہنچ گئے ہیں۔

○ سابق پنجاب اسمبلی میں مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے سربراہ مسٹر پرویز الٰہی نے الزام لگایا ہے کہ نگران وزیر اعلیٰ نے اسمبلی کے ملازمین کو ڈیفنس کی کوٹھی میں یرغمال بنا رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسمبلی کی بحالی کی صورت میں گورنر راج کے نفاذ کے لئے کیا جاتا ہے۔ اس طرح ان کے وکلاء معزز اراکین اسمبلی کی توہین کر رہے ہیں۔

○ جماعت اسلامی کے لیاقت بلوچ نے قومی اسمبلی میں بلوچستان کے ذکری فرقہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا آئینی ترمیم کا بل پیش کیا۔ وفاقی وزیر قانون نے اس پر کہا کہ پہلے ہی کافی لوگوں کو غیر مسلم قرار دیا جا چکا ہے۔ اگر اور لوگوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا تو ایک اور آئین کی ضرورت ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ آئین میں اس کی تصریح موجود ہے کہ کون مسلمان ہے اور کون مسلمان نہیں ہے۔ مسٹر لیاقت بلوچ نے جواباً کہا کہ وزیر قانون کو اس قسم کا تبصرہ نہیں کرنا چاہیئے پی ایچ پی کے بزنجو نے کہا کہ آپ لوگ فرقوں کو کافر قرار دے رہے ہیں پھر یہاں مسلمان ہی اقلیت میں رہ جائیں گے انہوں نے کہا کہ میں نے اجلاس میں کہا تھا کہ اعظم طارق سمیت تمام علماء کوئی فیصلہ کر لیں کہ کون مسلمان ہے اور کون نہیں۔ باقی لوگوں کو کافر قرار دے دیں۔ جس دن یہ فیصلہ کر کے آئیں گے ہم اسے تسلیم کر لیں گے۔

ربوہ میں الائیڈ بینک کی شاخ کا اجراء

خدا تعالیٰ کے فضل سے سٹیٹ بینک آف پاکستان سے لائسنس حاصل کرنے کے بعد الائیڈ بینک نے سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ پر کام شروع کر دیا ہے۔ یہاں بجلی کے بل بھی وصول کئے جاتے ہیں۔ خواتین کے لئے عملہ خواتین کی سہولت موجود ہے۔

مینیجر الائیڈ بینک ربوہ

مکان برائے فروخت

محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ میں پانچ مرلہ مکان بمعہ پانی بجلی گیس
ــــ برائے فروخت ــــ

رابطہ: ۲۱ $\frac{A}{16}$ دار الرحمت وسطی ربوہ

کاروباری حضرات کیلئے نادر موقع

سویٹ شاپ برائے فروخت
بمعہ سازو سامان چلتا ہوا کاروبار
رابطہ کیلئے موقع پر تشریف لائیں
پتہ: بھٹی سویٹس یونیورسٹی روڈ ربوہ

کیا آپ کو

پیٹ درد، قبض، اسہال، پیچش، گیس، بدہضمی، معدہ کی سوزش اور السر وغیرہ میں دوائی کے استعمال سے فائدہ نہیں ہو رہا؟

تو

ڈائی جسٹ کیوریٹو سمیل

DIGEST CURATIVE SMELL

سے صرف سونگھنے سے آرام آسکتا ہے
ایک شیشی تمام گھر کیلئے کافی ہے۔
میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعائیت کے ساتھ (WITH MONEY BACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں۔
قیمت پاکستان میں 20-00 روپے فی شیشی
ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10-00 روپے
ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5 $ معہ ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کے لئے ریٹ الگ الگ)
روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا پرس RS150 میں دستیاب ہے۔
لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔

موجد:۔ ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر آر ایم پی۔ ایم اے۔ ایل ایل بی۔ فاضل عربی۔ مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ۔ بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن

پیشکش:۔ کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل
گول بازار ربوہ
فون آفس 771، کلینک 606، رہائش 607

پتہ